ام یحییٰ کریم ([illegible])

اسلام میں عورت کا مقام

آج کل یورپ اور ان کے حواری یہ بلند بانگ دعویٰ کر رہے ہیں کہ ہم انسانیت کے علمبردار اور عورتوں کے حقوق کے محافظ ہیں۔ جبکہ اسلام نے عورتوں کے حقوق کو پامال کر کے انہیں گھر کی چاردیواری میں قید کر دیا ہے اور یہ یورپ کے اسی پروپیگنڈے کا نتیجہ ہے کہ ہمارے ہاں آج مستغربین اور مستغربات (مغرب کی نقالی میں اپنی چال اور روایات کو فراموش کر دینے والے مرد و خواتین) کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ ان کی نظریں یورپ کی ظاہری چکا چوند سے خیرہ ہو چکی ہیں۔ حتیٰ کہ مشرقی روایات اور مذہبی آداب کو پاؤں تلے روندنے میں بھی انہیں ذرا بار اور جھجک محسوس نہیں ہوتی۔ آیئے اس حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ اسلام سے قبل عورت کا کیا مقام و مرتبہ تھا اور اسلام نے انہیں کس لائق گردانا ہے۔

اسلام سے قبل عورت کی کسی لحاظ سے کوئی حیثیت نہ تھی۔ نہ قانونی اور نہ ہی اس کی اخلاقی شخصیت محفوظ تھی۔ زمانہ جاہلیت میں ہر جگہ عورتیں مردوں کے ظلم کا شکار بنی ہوئی تھیں۔ مرد مرد نہیں تھا بلکہ نازک و کمزور صنف کے مقابلہ میں جنگل کا درندہ تھا۔ چوپاؤں اور گھر کے دوسرے سامان کی طرح عورتیں خریدی اور بیچی جانے لگیں۔ عورتوں کو بدکاری کے پیشہ تک اختیار کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔

جاہلیت میں عورتیں انسان اور حیوانات کے درمیان ایک مخلوق سمجھی جانے لگی تھیں۔ اگر کوئی آدمی کسی عورت کو قتل کر دیتا تو اس سے کوئی قصاص نہ لیا جاتا' بلکہ دیت بھی معاف کر دیتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ لڑکیوں کی پیدائش باعث ننگ و عار سمجھی جاتی تھی۔ پیدا ہونے کے ساتھ ہی اس ننھی سی جان کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ باپ کے دل میں لڑکی کی ولادت کی خبر جس اثر کو پیدا کرتی تھی' قرآن میں اس کی اطلاع

ان الفاظ میں دی گئی:

﴿اذا بشر احدهم بالأنثى ظل وجهه مسودا وهو كظيم يتوارى من القوم من سوء ما بشر به ايمسكه على هون ام يدسه في التراب﴾ (النحل)

''جب کسی کو ان میں سے بیٹی پیدا ہونے کی خبر دی جائے تو اس کا چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے اور دل ہی دل میں گھٹتا رہتا ہے۔ جب تولد دختر کی خبر دی جاتی ہے اس کی عار سے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اور اس سوچ میں پڑ جاتا ہے کہ ذلت برداشت کر کے اس کو رکھے یا مٹی میں گاڑ دے تا کہ ذلت سے نجات مل جائے اور یہود بھی عورت کو اس کے مخصوص حالات میں اسے ناپاک کا طعنہ دے کر اسے گھر کے ایک کونے میں لگا دیتے تھے اور گھر کی چار دیواری میں بھی اس صنف نازک کے ساتھ یہ سلوک بلکہ یہ ظلم روا رکھا جاتا تھا اور عورتوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح خریدا اور بیچا جاتا تھا۔ جو کوئی جتنی چاہتا عورتیں گھر میں رکھ لیتا۔ لیکن اسلام نے تعدد ازواج کو محدود کیا۔ ساتھ ہی عدل وانصاف کی شرط عائد کی۔

﴿وان خفتم الا تقسطوا في اليتمى فانكحوا ما طاب لكم من النساء مثنى وثلث وربع فان خفتم الا تعدلوا فواحدة او ما ملكت ايمانكم ذالك ادنى الا تعولوا﴾ (النساء)

اسلام نے بیٹی کی پیدائش کو رحمت قرار دیتے ہوئے اسے زندہ درگور کرنے سے روک دیا بلکہ فرمایا جو مسلمان اپنی دو بچیوں کی صحیح تعلیم و تربیت اور پرورش کر کے ان کے حقوق وغیرہ ادا کرتا ہے تو اس شخص کو روزِ قیامت امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت نصیب ہو گی۔ اسلام میں عورت کو خیر متاع الدنیا المراۃ الصالحۃ کا خطاب ملا کہ دنیا میں بہترین متاع نیک عورت ہے اور اس طرح اسلام نے عورت کو مرد کا لباس اور مرد کو عورت کا لباس قرار دے کر انہیں مساویانہ انداز میں ایک دوسرے کی عفت اور پاکدامنی کا مستحق و ذمہ دار سمجھا ہے۔

اسلام نے عورت کی تعلیم و تربیت پر بڑا زور دیا ہے اور تعلیم کے مواقع ان پر بند نہیں کیے۔ صرف ان کی عفت و عصمت اور عز و شرف کے برقرار رکھنے کی خاطر کچھ حدود و قیود لگائی ہیں۔ بقول اکبر الہ آبادی:

تعلیم عورتوں کے لیے ضروری تو ہے مگر
خاتون خانہ ہو صبا کی پری نہ ہو

غور فرمائیے حضرت عائشہ، اُم سلمہ اور اُم ورقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پورا قرآن حفظ کیا اور دیگر کئی صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو قرآن کریم کے بعض اجزاء زبانی یاد تھے۔ تفسیر و حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کمال حاصل تھا۔ علم فرائض میں بڑے بڑے صحابہ ان سے مسائل دریافت کیا کرتے تھے۔ اُم ورقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے اپنے گھر میں امامت کرتی تھیں۔ عورت کی اقتداء عورت کے پیچھے درست ہے۔ عورت پہلی صف کے درمیان میں کھڑی ہو جائے۔ علم حدیث میں ازواج مطہرات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۲۲۱۰، اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ۳۷۸ حدیثیں روایت کی گئیں ہیں۔

اسلام نے عورت کو صرف گھر کی چار دیواری میں قید نہیں کیا اور نہ ہی اسے شتر بے مہار چھوڑا ہے بلکہ اسے پردہ کا پابند بنایا ہے۔ تاکہ اس کی عزت و وقار مجروح نہ ہو۔

آئیں مسلمان خواتین کے مزید کارہائے نمایاں ملاحظہ فرمائیں۔

میدان جہاد میں پانی کے مشکیزے اٹھا اٹھا کر لانا، زخمیوں کو پانی پلانا، ان کی مرہم پٹی کرنا اور مسلمانوں کے لیے کھانا تیار کرنا عورتوں کا خاص کام تھا۔ بلکہ بعض نازک حالات میں عورتوں نے بڑی بہادری و جرات کے ساتھ دشمنوں کا مقابلہ بھی کیا۔ جنگ احد میں جب کفار کے اچانک حملہ سے مسلمان منتشر ہو گئے تھے حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچیں اور بڑی بہادری سے دشمنوں کے کئی ایک واروں کو روکا۔ اسی طرح جنگ یرموک میں اسماء بنت یزید نے خیمہ کی چوب سے رومیوں کا قلع قمع کیا۔

اسلام میں عورت کے اختیارات اس قدر وسیع ہیں کہ جسے کوئی مسلمان عوت پناہ یا امان دے تمام مسلمانوں پر لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اسے کچھ نہ کہیں۔ چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ محترمہ حضرت اُم ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مشرک کو پناہ دی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے جس کو پناہ یا امان دی ہم نے بھی دی۔

اشاعت اسلام اور خدمت مساجد ......

اسلام میں خواتین نے اشاعت اسلام میں پورا پورا حصہ لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی

بہن کی دعوت وعزیمت پر مسلمان ہوئے۔ بعض صحابیات مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھیں اور صفائی کا خیال رکھا کرتی تھیں۔ ہر دور میں مسلم خواتین نے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔

لیکن آج کی میری بہنیں صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سیرت کو فراموش کر چکی ہیں۔ آج کے معاشرے میں اگر دیکھا جائے تو عورت اپنا آنچل' اپنا حیاء کا لبادہ اتار کر سر بازار آ چکی ہے۔ آج کی عورت کو کیا معلوم کہ وہ آنچل وہ حیاء کا لبادہ جسے اتارنے میں ہم فخر محسوس کر رہے ہیں' آج ہماری عزت کی پامالی کا سبب ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وقرن فی بیوتکن﴾

اور ٹکی رہو اپنے گھروں میں اے عورتو۔ تمہاری جگہ گھر ہے۔ گھروں میں رہو' گھر کا کام کاج کرو' کھانا پکاؤ' بچوں کی خبر گیری کرنا' ان کی دیکھ بھال کرنا اور تربیت کرنا اور شوہر کی خدمت بجالانا یہ سب تمہارے ہی ذمہ ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے۔ جب وہ گھر سے باہر نکلتی ہے تو اسے شیطان دیکھنے لگتا ہے۔ عورت اس وقت سب سے زیادہ اللہ کے قریب ہوتی ہے' جب وہ اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے (طبرانی فی الاوسط) اس حدیث میں اول تو عورت کا مرتبہ بتایا ہے کہ عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے۔ گویا عورت کا بحیثیت عورت کے پردہ کے اندر رہنا لازم ہے۔ جو عورت پردہ سے باہر پھرنے لگے' وہ شریعت کی نظر میں حدود نسوانیت سے باہر ہونے کے مترادف ہے۔ عورت جب گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی طرف نظریں اٹھا اٹھا کر دیکھنا شروع کر دیتا ہے۔ عورتوں کا باہر نکلنا شیطان کو بہت مرغوب ومحبوب ہے۔ جو لوگ عورتوں کو پردہ شکن بنانا چاہتے ہیں' ان کو بازاروں' پارکوں اور میلوں میں بے پردہ گھمانے اور پھرانے کے حامی ہیں' درحقیقت وہ شیطان کے مشن کو پورا کر رہے ہوتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا عورت کا اپنے گھر کے اندر رہنا بھی اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے۔ موجودہ زمانے کی عورتیں خصوصاً نئی نسل کی لڑکیاں تقریباً بالکل غافل ہیں۔ (بقیہ صفحہ نمبر 25 پر)